1 عمومی جائزہ

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان میں معاشی نمو کی رفتار مستحکم رہی۔ بعض حالیہ معاشی اظہاریے مجموعی طلب و رسد کے مزید مستحکم ہونے کے عکاس ہیں (جدول 1.1)۔ خریف کی تمام اہم فصلوں کی پیداوار بڑھ گئی جبکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی شرحِ نمو نو برسوں میں بلند ترین سطح پر ہے۔ بڑھتی ہوئی صارفی طلب کے باعث بعض اشیا سازوں نے نئی سرمایہ کاریوں کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ انفرااسٹرکچر کے منصوبوں کی رفتار میں تیزی آئی ہے۔ تین برسوں تک کمی کے بعد برآمدی آمدنی میں وسیع البنیاد بحالی ہوئی، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد نو برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ طلب میں تیزی کی وجہ سے بھی ایف بی آر کو گذشتہ پانچ برسوں میں ٹیکسوں کی بلند ترین سطح کے حصول کا موقع ملا۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

	م س15ء	م س16ء	م س17ء	پہلی سہ ماہی-م س17	پہلی سہ ماہی-م س18ء ع
			شرح نمو فیصد		
بڑے پیمانے کی اشیاسازی الف،ہ	3.3	2.9	4.9	1.8	10.0
صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) الف،[1]	4.5	2.9	4.2	3.9	3.4
نجی شعبے کا قرضہ،ب،[2]	5.9	11.2	16.8	-2.8	-0.7
زر کی رسد (ایم 2)،ب،[2]	13.2	13.7	13.7	0.2	-0.6
برآمدات الف	-5.7	-12.2	-1.6	-8.9	10.9
درآمدات الف	1.7	-2.5	18.1	9.9	22.2
ایف بی آر ٹیکس محاصل (ارب روپے) ج	2,588	3,112	3,361	627.1	765.0
شرحِ مبادلہ (اضافہ +/- کمی فیصد)	1.4	-2.8	-0.4	-1.7	-0.7
			ملین امریکی ڈالر		
اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر (آخر مدت) ب	13,526	18,143	16,144	18,491	13,857
کارکنوں کی ترسیلات زر ب	18,721	19,917	19,351	4,740	4,791
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب	988	2,305	2,731	423	663
جاری کھاتے کا توازن ب	-2,795	-4,867	-12,439	-1,637	-3,698
			جی ڈی پی کا فیصد		
مالیاتی توازن ب	-5.3	-4.6	-5.8	-1.4	-1.2
			شرح سود		
تفاوت بہ مابین شبینہ بازار زر شرح اور پالیسی ریٹ،ب	-0.08	0.06	0.07	0.09	0.05
بہ وزن اوسط شرح قرض گاری	8.60	7.41	7.28	7.09	7.03

ماخذ: الف، پاکستان دفتر شماریات؛ ب، بینک دولت پاکستان؛ ج، فیڈرل بورڈ آف ریونیو؛ د، وزارت خزانہ

ع: عبوری تخمینہ، ہ: پاکستان اقتصادی سروے

1 سہ ماہی کے صارف اشاریہ قیمت انڈیکس کی اوسط میں سال بسال نمو

2 جون کے مقابلے میں ستمبر میں فیصد تبدیلی

بازار زر اور بازار مبادلہ میں مستحکم حالات کے ساتھ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی پالیسی بھی بڑی حد تک موافق رہی ہے۔ پالیسی اور اصل شبینہ بازار زر شرحوں کے درمیان تفاوت مزید کم ہو گیا ہے جبکہ بہ وزن اوسط شرحِ قرض گاری بھی نیچے آئی ہے۔ حالیہ برسوں میں زری پالیسی کے اشاروں اور اس کی ترسیلی میکانیت میں بہتری کا ایک اہم سبب مالی سال 15ء سے بہتر شرحِ سود کوریڈور فریم ورک میں رہتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے مربوط آپریشنز ہیں۔

پالیسی اعانت، دانشمندانہ مداخلتوں، بروقت اقدامات، اور سازگار گردشی حالات سے گذشتہ تین مالی برسوں میں حاصل ہونے والے فوائد کو مستحکم کرنے میں مدد ملی۔ اس میں سب سے اہم کردار پچھلے کچھ عرصہ سے مہنگائی کے خوش آئند ماحول نے ادا کیا ہے، جس سے معاشی سرگرمیوں میں توسیع ہوئی۔ کم اور مستحکم قیمتوں سے اقتصادی فیصلہ سازی کے عمل میں سہولت اور آسانی پیدا ہوئی ہے۔ دوسرا، اور زیادہ نمایاں، کم ہوتی مہنگائی کے ساتھ اچھی زرعی پیداوار اور مستحکم شرح مبادلہ کا نتیجہ بلند دیہی آمدنیوں اور شہری اجرتوں کی صورت میں نکلا ہے۔ اس سے خرچ میں تیزی معاشی نمو کے موجودہ طرز فکر کے ایک لازمی جز کو تشکیل دیتی ہے۔ تیسرا، دیگر ترجیحات کے علاوہ کم مہنگائی نے اسٹیٹ بینک کو موقع فراہم کیا کہ وہ 2014ء کی خزاں سے اب تک پالیسی ریٹ میں 425 بی پی ایس کٹوتی کر سکے۔ لہٰذا، بڑھتے ہوئے اعتماد سے نجی شعبے کے قرضوں خاص طور پر معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ ہو گیا، جن میں مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی تک مسلسل بارہویں سہ ماہی میں توسیع دیکھنے میں آئی ہے۔

مذکورہ بالا عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کی معیشت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے؛ لیکن کیا معیشت اتنا اچھا کام کر رہی ہے کہ وہ بلند معاشی نمو اور کم مہنگائی کے موافق توازن کو وسط اور طویل مدت میں برقرار رکھ سکے گی؟ جیسا کہ مالی سال 17ء کی سالانہ رپورٹ میں واضح کیا گیا، موجودہ رپورٹ میں بھی مالیاتی اور بیرونی شعبوں میں طویل مدت سے زیر التوا ساختی اصلاحات کے معاملے کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

مالیاتی محاذ پر اگرچہ ایف بی آر کے ٹیکس محصولات میں حالیہ بحالی قابل ذکر ہے، اس کا ایک اہم سبب اقتصادی سرگرمیوں کا بڑھنا بھی ہے۔ انفراسٹرکچر کے نئے منصوبے، درآمدات میں اضافہ، پائیدار صارفی اجزا کے استعمال کی بلند سطح، اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمت اور صرف میں اضافے نے بھی بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں ٹیکسوں کو بڑھانے میں خاصا اہم کردار ادا کیا ہے۔ لہٰذا، ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کرنے کی کوششوں کو زیادہ مربوط بنانے اور ممکنہ طور پر نئے، اختراعی طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ٹیکس گوشواروں کو رضاکارانہ جمع کرانے کی حوصلہ افزائی کے لیے رویہ جاتی معاشیات کی پیش گوئیوں کا اطلاق کرنے والے بعض ترقی یافتہ اور عبوری معیشتوں کے کامیاب تجربات پاکستان کے لیے مثالی نمونہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

بیرونی شعبے میں برآمدات کی نمو اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاریوں میں حالیہ اضافہ اگرچہ خاصا ہے لیکن یہ ادائیگیوں کے مجموعی توازن کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ پھیلتی ہوئی معیشت کے باعث درآمدی ادائیگیاں مذکورہ بالا مثبت عوامل سے تجاوز کر گئیں، چنانچہ بیرونی شعبے کا استحکام دباؤ میں رہا۔ پاکستان کو جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے کے ساتھ معاشی سرگرمیوں میں اضافے کے

مسئلے کا پہلے بھی متعدد بار سامنا ہو چکا ہے اور یہ ماضی میں بھی عرصیت مکمل کرنے والی نمو کے چکروں پر اثرانداز ہو چکا ہے۔ چنانچہ طویل مدتی ساختی رکاوٹوں کو دور کر کے پالیسی کو برآمدات بڑھانے سے ہم آہنگ کرنے سمیت زرمبادلہ آمدنی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر نئے ذرائع تلاش کرنا بہت ضروری ہے۔

آخر میں، چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت ہونے والی حالیہ پیش رفتیں پاکستان کے صنعتی شعبے کو زیادہ مؤثر اور مسابقت کا حامل بنانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ تعمیرات اور توانائی سے متعلق منصوبوں کے براہِ راست اثر کو اکثر نمایاں کیا جاتا ہے، تاہم زیادہ توجہ ملک بھر میں خصوصی اقتصادی زونوں کی ترقی پر دینے کی ضرورت ہے۔

1.1 معاشی جائزہ

حقیقی شعبہ

زرعی شعبے کے ابتدائی تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپاس کے علاوہ خریف کی تمام اہم فصلوں نے یا تو مالی سال 18ء کا پیداواری ہدف حاصل کر لیا یا اس سے تجاوز کر گئیں۔ اس کارکردگی میں پانی کی دستیابی میں بہتری، کھاد کا بہتر استعمال اور زرعی قرضوں کی تقسیم میں سال بسال 50 فیصد کا حوصلہ افزا اضافہ شامل ہیں۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ بھی اچھی کارکردگی دکھا رہا ہے کیونکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس شعبے میں 10 فیصد نمو ہوئی، جو اس شعبے میں مالی سال 09ء کے بعد سے کسی بھی سہ ماہی میں ہونے والی بلند ترین نمو ہے۔ یہ کارکردگی حوصلہ افزا ہے کیونکہ کھاد کی صنعت کے علاوہ تمام شعبوں نے مثبت کارکردگی دکھائی ہے۔ سیمنٹ اور فولاد کے شعبوں کو انفراسٹرکچر اور تعمیرات کی جاری سرگرمیوں سے جبکہ برقی اشیا کی پیداوار کو بڑھتی ہوئی طلب سے فائدہ پہنچا۔ بعض شعبہ جاتی پالیسیوں سے غذا خاص طور پر سگریٹوں اور چمڑے کے شعبوں کو فائدہ پہنچا۔ اس وسیع البنیاد نمو کو توانائی کی دستیابی میں بہتری، امن و امان کی بہتر صورت حال اور بڑھتی ہوئی صارفی طلب سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جس کا سبب بلند قوت خرید اور قرضوں کی سہولتوں تک سستی رسائی ہے۔

اجناس کے پیداواری شعبوں کی صحت مند کارکردگی نے بھی خدمات کے شعبے پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ تھوک و خردہ شعبوں کو بلند پیداوار اور بڑھتی ہوئی درآمدات سے براہِ راست فائدہ پہنچا جبکہ کمرشل گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مضبوط آغاز ہوا ہے۔ اسی طرح، بڑھتی ہوئی ٹیلی گنجانیت اور براڈ بینڈ صارفین کی تعداد میں خاصا اضافہ ٹیلی کام شعبے کے لیے خوش آئند ہے۔ اگرچہ مارجن میں کمی کے باعث کمرشل بینکوں کا منافع متاثر ہو رہا ہے، تاہم مالی سال 18ء کی

پہلی سہ ماہی میں ایک بڑے بینک کی جانب سے یکبارگی چکتائی نے پورے بینکاری شعبے کی نفع یابی کو متاثر کیا ہے۔ البتہ قرضوں اور ڈپازٹس میں نمو کے حوصلہ افزا رجحان سے کسی بھی قسم کے مضر اثرات ممکنہ طور پر زائل ہو جائیں گے۔

مہنگائی اور زری پالیسی

مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے دونوں اجلاسوں میں زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو کسی تبدیلی کے بغیر 5.75 فیصد پر برقرار رکھا۔ بیرونی شعبے کے خطرات کے علاوہ فیصلہ کرتے ہوئے ان عوامل کو پیشِ نظر رکھا گیا: سرمایہ کاری کا ساز گار ماحول برقرار رکھنے کی ضرورت؛ پورے سال کے لیے عمومی صارف اشاریہ قیمت کی ہدف سے کم مہنگائی کی پیش گوئیاں؛ اور یہ توقعات کہ مالی رقوم کی آمد ہو گی، قرض دینے والے عالمی اداروں کے ساتھ حکومتی شراکت داری میں اضافے کے سبب۔

جہاں تک زری پالیسی کی بازار کے نرخوں تک ترسیل کا تعلق ہے تو مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بین البینک منڈی میں سیالیت کی صورت حال گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ سخت رہی۔ اس کا بنیادی سبب نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کی کم خالص واپسی اور زیر جائزہ مدت کے دوران حکومت کی جدولی بینکوں سے اعانتِ میزانیہ کی بلند سطح تھی۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کی فعال مداخلت کے باعث پالیسی ریٹ اور شبینہ نرخوں کے درمیان تفاوت مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کم (اوسطاً) رہا۔

بازار زر کی شرحوں میں قدرے استحکام نے بینکوں کو موقع فراہم کیا کہ وہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کم نرخوں پر نجی شعبے کو قرضے فراہم کریں۔ خاص طور پر معین سرمایہ کاری قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا رہا۔ مجموعی قرض گیری کافی وسیع البنیاد تھی جس میں ٹیکسٹائل کے علاوہ غذا اور مشروبات، تعمیرات اور تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے خاص طور پر قرضے لینے میں دلچسپی ظاہر کی۔ قرضوں کی طلب بڑھانے میں متعدد اقتصادی پیش رفتوں نے کردار ادا کیا، جن میں اسٹیٹ بینک کی زر اعانت یافتہ اسکیمیں اور سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام اور ملک میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفراسٹرکچر کی ترقی، یورپی یونین اور امریکہ جیسے اہم تجارتی شراکت داروں کے احساسات میں بہتری اور کچھ برآمدی فرموں کو حاصل برتری شامل ہیں۔

حکومت اور سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز نے بھی جدولی بینکوں کے وسائل سے استفادہ (بالترتیب اعانت میزانیہ اور منصوبہ جاتی مالکاری کے لیے) کیا۔ اس کا مشترکہ اثر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کا تیزی سے بڑھنا تھا۔ تاہم زر کی رسد پر اس کے اثرات خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے کمی نے زائل کر دیے۔ چنانچہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں زرِ وسیع میں 0.6 فیصد نمو ہوئی۔

مالیاتی خسارہ اور قرضہ

مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 1.2 فیصد پر تھا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.4 فیصد سے کم ہے۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن فاضل ہو گیا جبکہ محصولات مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں سکڑ گئے۔ بنیادی توازن سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سودی ادائیگیوں کے علاوہ اخراجات قابو میں رہے جبکہ محصولات سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ محاصل کی وصولی میں نمو نے جاری اخراجات کی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔

مجموعی محاصل میں مضبوط نمو ہوئی: مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 18.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اگرچہ صوبائی ٹیکس وصولیوں میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم بڑا حصہ ایف بی آر کے ٹیکسوں کا تھا جن میں مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 22.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 6.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں نمونہ صرف گذشتہ پانچ برسوں کی پہلی سہ ماہیوں میں بلند ترین سطح پر بلکہ وسیع البنیاد بھی ہے۔ ایف بی آر کے بلند ٹیکسوں میں بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں قسم کے ٹیکسوں نے حصہ ڈالا۔ مزید برآں، غیر ٹیکس محاصل میں بھی 1.9 فیصد کا معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

اس کے مقابلے میں مجموعی وفاقی اور صوبائی اخراجات میں 12.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.8 فیصد تک بڑھے تھے۔ مجموعی اخراجات میں بیشتر اضافہ جاری اخراجات میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ہوا، جن میں مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 15.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.3 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات میں 15.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔

اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مالکاری کی ضروریات کو بڑی حد تک بینکاری ذرائع سے پورا کیا گیا کیونکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر بینک اور بیرونی مالکاری کے ذرائع سے حاصل ہونے والی رقوم گذشتہ برس کی سطحوں سے کافی کم رہیں۔

مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضوں کے بڑھنے کی رفتار سست ہو کر 3.0 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مطلق لحاظ سے آخر ستمبر 2017ء تک سرکاری قرضے کا حجم بڑھ کر 22.0 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جو آخر جون 2017ء کے 21.4 ٹریلین روپے سے زیادہ ہے۔

سرکاری قرضوں میں اضافے کی سست رفتار، مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے 759.8 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 526.3 ارب روپے بڑھنے کا اہم سبب ملکی قرض گیری میں کمی تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ برس حکومت نے اپنی ضروریات سے زیادہ قرض لیا تھا اور اضافی رقوم کو بینکاری نظام کے ڈپازٹس میں رکھا گیا، لیکن اس سال معاملہ مختلف تھا۔ دوسری جانب، بجٹ کے لیے خالص بیرونی مالکاری کی دستیابی میں کمی کے باوجود بیرونی قرضے بڑھ گئے۔ اس کا اہم سبب باز قدر پیمائی میں 438.2 ملین ڈالر کے نقصانات تھے، جو یورو اور ایس ڈی آر کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر گرنے کے باعث ہوئے۔

بیرونی شعبہ

عالمی تناظر میں 2017ء کے دوران امریکہ، یورپی یونین اور برطانیہ کی معیشتوں میں قدرے استحکام کے ساتھ اجناس کی قیمتوں میں جزوی بحالی سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کے امکانات کو تقویت ملی، جن کی نمو کا دارومدار برآمدات اور ترسیلاتِ زر پر ہوتا ہے۔ پاکستان کے لیے بھی مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کے ان دونوں ذرائع سے رقوم کی آمد میں اضافہ ہوا۔ برآمدات میں ٹیکسٹائل، چاول، شکر اور چمڑے کی صنعتوں کی مضبوط کارکردگی کے باعث وسیع البنیاد بحالی ہوئی۔ ترسیلات زر کے معاملے میں خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے رقوم کی آمد میں کمی کے اثرات کو غیر جی سی سی کوریڈور، خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ سے ترسیلات زر میں بہتری نے زائل کردیا۔

تاہم درآمدات کے بڑھتے ہوئے بوجھ نے مذکورہ پیش رفتوں کے مثبت اثرات کو زائل کرنے کے ساتھ ملک کے ادائیگیوں کے توازن پر دباؤ بڑھادیا۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں پیٹرولیم، مشینری، دھات اور ٹرانسپورٹ سے متعلق درآمدی ادائیگیوں نے خاص طور پر بھاری بوجھ ڈالا۔

پیٹرولیم مصنوعات میں مقداری اثر کے علاوہ درآمدی ادائیگی کو بڑھانے میں خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ فرنس آئل کی درآمدات اس میں مزید شدت لانے کا باعث بنی، جن کی سہ ماہی کے دوران ادائیگی خاصی بلند تھی، گذشتہ برس کی تقابلی مدت سے کم مقداری خریداری کے باوجود۔

کسٹم ریکارڈ کے مطابق مشینری کی درآمدات میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی ہے جبکہ بجلی پیدا کرنے والی مشینری جیسے کچھ اجزا کی درآمد میں سال بسال کمی دیکھی گئی۔ تاہم، سہ ماہی کے دوران قبل ازیں کی گئی ادائیگیوں کے تاخیر سے پڑنے والے اثرات بین البینک منڈی میں

مضبوط رہے۔ مزید بر آں، ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں اضافہ ایک قابل ذکر منفرد پیش رفت تھی، جس میں ٹیکسٹائل بر آمدات کی بحالی اور اسٹیٹ بینک کی زراعانت یافتہ قرضہ اسکیموں کے باعث اضافہ دیکھا گیا۔

درآمدات میں بلند اضافے کا نتیجہ تاریخی طور پر بلند ترین تجارتی خسارے کی صورت میں نکلا۔ مزید بر آں، سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 3.7 ارب ڈالر ہو گیا، جو مالی سال 17ء کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ تھا۔

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

	م س17ء	م س18ء	
		ہدف4	**اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی2**
		فیصد نمو	
حقیقی جی ڈی پی1	5.3	6.0	5.0 – 6.0
صارف اشاریہ قیمت اوسط1	4.2	6.0	4.5 – 5.5
		ارب امریکی ڈالر	
ترسیلات زر2	19.3	20.7	19.0 - 20.0
بر آمدات (ایف او بی)2	21.9	23.1	23.0-24.0
درآمدات ایف او بی (2)	48.6	48.8	53.0 – 54.0
		جی ڈی پی کا فیصد	
مالیاتی خسارہ3	5.8	4.1	5.0 – 6.0
جاری کھاتے کا خسارہ2	4.1	2.6	4.0 – 5.0

ماخذ: 1: پاکستان دفتر شماریات؛ 2: بینک دولت پاکستان؛ 3 وزارت خزانہ؛ 4 منصوبہ بندی کمیشن

خسارے کی مالکاری چیلنج ثابت ہوئی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں خاصا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ ایکویٹی منڈی میں بیرونی سرمایہ کار ملک کے سیاسی ماحول میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی کیفیت کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کے امکانات کے متعلق خاص طور پر حساس نظر آئے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آنے والی زرمبادلہ رقوم کے بڑے حصے کو سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں جاری کھاتے کے خسارے کی فنڈنگ کے باعث زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں کمی واقع ہو گئی۔ خاص طور پر مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.3 ارب ڈالر کی کمی ہوئی، اور بقیہ ذخائر تقریباً تین مہینوں کی ملکی درآمدات کی ادائیگی کے لیے کافی تھے۔

1.2 اقتصادی امکانات

وسیع تناظر میں مالی سال 17ء کی سالانہ رپورٹ میں پیش کیے گئے معاشی منظر نامے میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی ہے (**جدول 1.2**)۔

اہم نظر ثانی بر آمدی نمو کی پیش گوئی میں ہوئی، جس میں تین وجوہات کی بنا پر اضافہ کیا گیا۔ پہلا، اگرچہ کچھ ساختی دشواریاں ابھی تک بر قرار ہیں جیسے پروڈکٹ اور منڈیوں میں تنوع کا فقدان، تاہم اشیاسازی کے شعبے کو توانائی کی بلا تعطل فراہمی سے نمو کی حالیہ رفتار مزید

بڑھے گی۔ دوسرا، گردشی عوامل میں بہتری، جیسے بڑھتی ہوئی عالمی طلب اور اجناس کی قیمتیں، بھی پاکستانی برآمدات کے لیے مثبت عنصر ثابت ہوئی ہیں۔ تیسرا، توقع ہے کہ شرح مبادلہ کی قدر میں کمی برآمدات پر مثبت اثرات مرتب کرے گی۔

اس کے ساتھ حالیہ پیش گوئیوں کے مطابق تیل کی بڑھتی ہوئی قیمت درآمدات پر اضافی دباؤ ڈال سکتی ہے جس سے ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اضافے سے خدمات کا خسارہ مزید بڑھ جائے گا۔ اس سے قطع نظر، خاصے اساسی اثر اور ریگولیٹری ڈیوٹیوں کے حالیہ نفاذ اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے امکان ہے کہ مالی سال 18ء میں درآمدات میں محدود نمو ہو گی۔ اس لیے جاری کھاتے کے خسارے کی پیش گوئیوں کو برقرار رکھا گیا ہے۔ حال ہی میں متعارف کردہ صکوک اور یورو بانڈ، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے تیزی سے بڑھنے اور اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی متوقع آمد سے مالی سال 18ء میں بیرونی شعبے کو مستحکم رکھنے میں مدد ملے گی۔

اسی طرح، مالی کھاتوں کا توازن بھی دباؤ میں ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس وصولی کی کارکردگی توقعات کے مطابق رہی ہے جبکہ ترقیاتی اخراجات بھی اپنی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تاہم جاری اخراجات میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ماضی کے رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ انتخابی سال میں عام طور پر جاری اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔ آگے چل کر جاری اخراجات کو بجٹ کے مطابق رکھنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ لہٰذا، محاصل میں اضافے اور ترقیاتی اخراجات کو مالی سال 18ء کے لیے مقررہ ہدف کے قریب رکھنے کے باوجود مالیاتی خسارے کو مقررہ ہدف تک رکھنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔

اسی طرح، جی ڈی پی کی نمو کے امکانات مضبوط ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ رسدی اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ معیشت مالی سال 18ء کے لیے مقررہ 6 فیصد معاشی نمو کے ہدف کو حاصل کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہے۔ طلب کے لحاظ سے صارفین کی بڑھتی ہوئی آمدنیاں خردہ فروخت اور کامرس کی سرگرمیوں کو مہمیز دے رہی ہیں۔ کاروباری ادارے توسیع کے مرحلے سے گزر رہے ہیں جبکہ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا توجہ مرکوز کرنا بھی ملکی منڈی میں مسابقت اور معیار کی سطح کو بڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ اس کا ثبوت سیمنٹ، فولاد، گاڑیوں اور الیکٹرونکس جیسے شعبوں سے مل سکتا ہے، جہاں پر پیداواری گنجائش میں خاصی توسیع ہو رہی ہے۔ اس کی عکاسی اوورسیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اکتوبر 2017ء کے سروے سے بھی ہوتی ہے، جس میں کاروباری برادری کے خوش آئند احساسات کو رپورٹ کیا گیا ہے، جو خردہ اور تھوک تجارت کے شعبے سے متاثر ہوتے ہیں۔

لیکن کھاد سازوں کو کئی آپریشنل مسائل کا سامنا ہے جن میں گیس کی فراہمی، ایل این جی کی مہنگی رسد اور ذخائر میں مسلسل اضافہ شامل ہیں جو چند فریقوں کو اپنے کارخانے بند کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اس صورت حال کے صنعتی کے ساتھ ساتھ زرعی شعبے کے لیے بھی

مضمرات ہوسکتے ہیں۔ فرنس آئل پر چلنے والے بجلی کے کارخانوں کے متعلق پالیسی کی بے یقینی بھی صنعتی شعبے خاص طور پر ریفائنریوں کی مشکلات کو بڑھا رہی ہے۔ بحیثیت مجموعی گذشتہ برس کی خریف کی فصل سے زیادہ پیداوار اور معین سرمایہ کاری کے لیے نجی شعبے کے قرضوں میں خوش آئند اضافے اور اس کے نتیجے میں سرگرمیوں کے بڑھنے سے خطرے کا توازن جی ڈی پی کی نمو میں اضافے کے حق میں نظر آتا ہے۔

بڑھتی ہوئی ملکی طلب کے باعث مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گرانی کا مخفی دباؤ بھی مضبوط ہوتا رہا ہے۔ تاہم غذائی اجناس کی مناسب رسد، دالوں کی قیمتوں کے معمول پر آنے اور تمباکو کی قیمت میں کمی نے صارف اشاریہ قیمت میں ہونے والی مجموعی مہنگائی کو محدود کر دیا۔ رواں مالی سال کے بقیہ مہینوں میں طلب و رسد دونوں میں اسی طرح کے رجحانات متوقع ہیں۔ مذکورہ او آئی سی سی آئی سروے رپورٹ جیسے کچھ اہم اظہاریوں سے تھوک و خردہ تجارت کے شعبے میں نمو کے پیش نظر معیشت کے متعلق تیزی کے احساسات کی عکاسی ہوتی ہے۔ نومبر 2017ء کے آئی بی اے ایس بی پی اعتمادِ صارف سروے سے اگلے چھ مہینوں میں مہنگائی کی توقعات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم گذشتہ برس کے بقیہ بنیادی غذائی اشیا کے ذخائر کے ساتھ رواں سال کی خریف کی فصل کی بلند یافتیں بھی توقع ہے کہ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں طلب کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو قابو میں رکھیں گی۔ اضافی دباؤاشیا سازی کے مختلف شعبوں کی پیداواری گنجائش میں توسیع کے لیے ہونے والی سرمایہ کاریوں سے آسکتا ہے۔ چنانچہ، مالی سال 18ء میں اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اپنے 6 فیصد کے سالانہ ہدف سے کم رہ سکتی ہے۔

تاہم مہنگائی کی اس پیش گوئی کو دو اہم خطرات لاحق ہیں۔ پہلا، توقعات کے باعث شرح مبادلہ کی قدر میں حالیہ کمی اور کچھ وقفے سے مہنگی درآمدی اشیا کی قیمت ملکی قیمتوں میں شامل ہو سکتی ہیں۔ دوسرا، تیل کی عالمی قیمتوں میں غیر یقینی صورت حال کے باعث قیمتوں میں اضافے اور کمی دونوں قسم کے خطرات پیدا ہوسکتے ہیں۔ تاہم، حالیہ پیش رفتیں قیمتیں بڑھنے کے خطرات کی عکاس ہیں۔ اس کا اہم سبب اوپیک اور غیر اوپیک ممالک کے درمیان تیل کی پیداوار میں کٹوتی کے معاہدے، سعودی عرب میں سیاسی تبدیلیوں کے باعث ناسازگار حالات، اور مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے ساتھ حکومت کا حالیہ رویہ اور تیل کی قیمت میں اضافہ ملکی صارفین کو منتقل کرنے کا حکومتی ارادہ شامل ہیں۔